روزنامہ
الفضل
ربوہ

فون ۲۴۹

قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | اتوار یکم محرم الحرام ۱۴۱۲ھ ۔ ۱۴ وفا ۱۳۷۰ ہش ۔ ۱۴ جولائی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۵۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے

ربوہ : ۱۳ جولائی ۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق لندن سے ۱۱ اور ۱۲ جولائی ۱۹۹۱ء کی آمدہ رپورٹیں حسب ذیل ہیں :-

۱۱ جولائی ۹۱ء خدا کے فضل و کرم سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل کی تمام بڑی شریانوں کی انجیوپلاسٹی (ANGIOPLASTY) بڑی کامیابی سے ہو گئی ہے اور ڈاکٹرز مطمئن ہیں۔ یہ علاج امریکہ کے شہر کلیولینڈ میں انجام پایا ہے۔

۱۲ جولائی ۹۱ء حضرت سیدہ بیگم صاحبہ ابھی ہسپتال میں ہی ہیں اور زیر نگہداشت ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہو رہی ہے۔

احباب کرام پوری توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو جلد اور کامل صحت و تندرستی عطا کرے اور ہمارے محبوب امام کو ہر فکر و پریشانی سے محفوظ رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور حاجات مختلف رکھتا ہے۔ اُن کے حل اور روا ہونے کے لئے بھی تقویٰ ہی کو اصول قرار دیا ہے۔ معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہِ نجات تقویٰ ہی ہے۔ فرمایا :- (الطلاق : ۳،۴) خدا متقی کے لئے ہر مشکل میں ایک مخرج پیدا کر دیتا ہے اور اس کو غیب سے اُس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے اُس کو ایسے طور سے رزق دیتا ہے کہ اُس کو پتہ بھی نہ لگے۔

اب غور کر کے دیکھ لو کہ انسان اس دُنیا میں چاہتا کیا ہے۔ انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دُنیا میں یہی ہے کہ اس کو سُکھ اور آرام ملے۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے اور دوسرے لفظوں میں اُس کو قرآن کریم کی راہ کہتے ہیں اور یا اس کا نام صراطِ مستقیم رکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۷۹)

ربوہ : ۱۳ وفا (جولائی) آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا مرزا محمد الدین ناز صاحب نے پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں صاحب ایمان لوگوں کو نیکیوں میں آگے بڑھنے کے اصول کی طرف توجہ دلائی۔

مولانا موصوف نے مادی دُنیا اور روحانی دنیا کا تقابل کرتے ہوئے بتایا کہ مادی دنیا میں ہمیشہ نچلی طرف دیکھنے کی تلقین کی جاتی ہے مگر روحانی دنیا میں ہمیشہ اونچے مقام کی پیروی کا حکم ہوتا ہے۔ آپ نے تاریخ میں سے اس کی اہم مثالیں بیان کیں اور جماعت احمدیہ کے بزرگان میں سے حضرت امام جماعت احمدیہ الاول (اللہ آپ سے راضی رہے) کی ہمہ جہت قربانیوں کا ذکر فرمایا۔ جانی قربانی کے ضمن میں آپ نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی قربانی کا ذکر کیا اور کہا کہ آپ کی جانی قربانی کے چالیس دن بعد حضرت احمد نور

باقی صفحہ ۷ پر

دُعا کے ذریعے اپنے ربّ سے ذاتی تعلق پیدا کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ہمارے تمام منتظمین کو دعا کو اپنانا چاہیئے اور دعا سکھانی چاہیئے جس طرح نماز سکھائی ہے اسی طرح اپنے نوجوانوں کو دعا کی اہمیت بتائیں اور ان سے کہیں کہ اپنی روزمرہ کی مزدوریوں کے وقت اپنے لئے دعا کیا کریں، ہر کام میں معروف ہوتے وقت دعا کیا کریں۔ اس سے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ غیر معمولی سہولتیں پیدا ہوتی ہیں اور پھر کام اس طرح چلتے ہیں کہ پتہ ہی نہیں لگتا کہ یہ کون چلا رہا ہے۔ خود رو ہو جاتے ہیں، بہتے چلے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح پھر ہم نے دیکھا ہے کہ جلسے کے بعد جلسہ آ کر گذر جاتا ہے شروع میں بڑی مشکل پڑتی ہے۔ بڑے بوجھ اٹھائے ہوتے ہیں لیکن جب جلسہ چلتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے فرشتے وہ بوجھ اٹھا کر اس حد سے گذر چکے ہیں اور پتہ ہی نہیں لگا کہ کب وقت آیا اور کب گذر گیا تو یہ دعاؤں کی برکت ہے جو ہماری نسلوں نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی تربیت یافتہ نسلوں سے ورثے میں یہ برکت پائی ہے اور یہ سلیقہ سیکھا ہے اسے اب اگلی نسلوں میں ہمیں جاری کرنا ہے اور نسلاً بعد نسلٍ اس کی حفاظت کرنی ہے تو دعا کریں اور دعا کروائیں اور دعا کے سلیقے سکھائیں اور اس کے نیک نمونے قائم کریں اور پھر اس کے پھل کھائیں۔ دعا کے ذریعے مانگ کر جو چیز ملتی ہے اس کا مزہ ہی اور ہے۔ خدا کے روزمرہ تو اتنے احسانات ہیں کہ ان میں ڈوبے ہوئے آپ کو یہ پتہ ہی نہیں رہتا کہ کون کون سے احسانات ہیں گننا شروع کریں تو ایک دن کے احسانات مہینوں میں نہیں گن سکتے لیکن دعا کے ذریعے ایک ذاتی رابطہ پیدا ہو جاتا ہے احسان پانے کا اور جو اس کا لطف ہے وہ عمومی احسانات سے ایک الگ لطف ہے۔ روزمرہ روٹی کھا رہے ہیں لوگ۔ روٹیاں تقسیم ہو رہی ہیں مگر کسی کو بلا کر کہا جائے کہ میاں یہ تمہارے لئے یہ روٹی رکھی ہوئی ہے۔ اس روٹی کا بالکل اور مزہ ہے۔ اس لئے دعا کے ذریعے وہ لذت حاصل کریں اور اپنے رب سے وہ تعلق پیدا کریں جس کے نتیجے میں آپ کو بھی خدا کی طرف سے تھوڑا تھوڑا فائدہ ملنا شروع ہو جائے کچھ رزق براہ راست آپ کے حصے میں آئے اور اس کی وجہ سے پھر مستقل ہماری آئندہ نسلوں کی حفاظت ہو جائے گی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ جولائی ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴ وفا ۱۳۷۰ ہش ۱۴ جولائی ۱۹۹۱ء

بے شمار برکتوں کا منبع

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے جن بے شمار رحمتوں اور فضلوں سے نوازا رکھا ہے اور جن باتوں میں یہ جماعت ساری دنیا میں ایک ممتاز اور نمایاں حیثیت رکھتی ہے ان کی فہرست تو بڑی طویل ہے، اللہ کی رحمتوں اور فضلوں کو کون گن سکتا ہے؟ لیکن ان افضال و انعامات میں جو سب سے نمایاں اور سب سے زیادہ قابل ذکر انعام ہے وہ جماعت احمدیہ میں نظام امامت کے تحت ایک واجب الاطاعت امام کا پاکیزہ وجود ہے۔ جس سے رابطہ رکھ کر ہر احمدی بے پناہ سکون اور اطمینان حاصل کرتا ہے۔ اپنی مشکلوں اور دکھوں میں ایک مضبوط سہارے کو حاصل کرتا ہے اور جس کی دعاؤں کے ذریعے سے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں میں سے حصہ دار بن جاتا ہے۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ سے زندہ پائیدار اور مستحکم تعلق رکھنا کس طرح ممکن ہے اور ہمیں اس کیلئے کیا کرنا چاہیئے۔ یہ کوئی غیر معمولی سوال تو نہیں ہے جس کا جواب کسی کو معلوم نہ ہو لیکن بہت سے نوجوانوں، نئے آنے والوں اور سوئے ہوئے احمدیوں کے لئے یہ باتیں بیان کرنا ضروری ہیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الاول اللہ آپ سے راضی رہے نے ایک بار فرمایا تھا کہ آج تو تم لوگ امام جماعت کو سارا دن بیت الذکر میں آکر دیکھ لیتے اور مل لیتے ہو۔ ایک وقت آئے گا کہ لوگوں کو امام جماعت احمدیہ سے ملنا اتنا آسان نہ ہوگا۔ اسی مفہوم کا ارشاد تھا۔

یہ بات اس لحاظ سے تو درست ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ اتنی پھیل گئی ہے اور اتنی وسیع ہوگئی ہے کہ امام جماعت احمدیہ کو ایک ایک شخص سے ملنا آسان نہیں۔ اس لحاظ سے حضرت امام جماعت احمدیہ الاول اللہ آپ سے راضی رہے کی پیش خبریاں بالکل درست ہیں۔

لیکن کیا ہم حضرت امام جماعت احمدیہ سے رابطہ نہیں کر سکتے۔ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ اس کیلئے ہر احمدی کے پاس خط لکھنے کا ذریعہ موجود ہے اور ہمارے امام کو اللہ تعالیٰ نے جن بے شمار غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کا خط ملاحظہ فرماتے ہیں دنیا کے دور دراز کونوں میں بیٹھے ہوئے عام احمدیوں کے ایک ایک مسئلے پر گہری اور تفصیلی ہدایات بھجواتے ہیں اور انکے مسائل کے حل میں ذاتی دلچسپی لیتے ہیں۔

ایک خط لکھ کر ــ بار بار خط لکھ کر۔ ہم روحانیت کے اس سمندر سے گوہر مراد حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ ہماری اجتماعی روحانی اور دنیاوی زندگی کیلئے بے حد برکتوں بے شمار رحمتوں اور بے حد و حساب نعمتوں کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ جو احمدی باقاعدگی سے حضور کو خط لکھتے ہیں ان کے بے شمار تجربات اس بات کے زندہ گواہ ہیں۔

آغاز کہاں ہے مرا انجام کہاں ہے
میخانے سے اک رابطۂ تام کہاں ہے
فہرست ہے یہ بادہ پرستوں کی تو اے دوست
فہرست میں بتلا کہ مرا نام کہاں ہے؟

ابوالاقبال

○

کتنی بیدردی سے پیش آتے ہیں انسانوں سے ہم
جانچتے ہیں آدمی کو زر کے پیمانوں سے ہم

کیا وقارِ آدمی ممکن نہیں زر کے بغیر؟
پوچھتے ہیں بے ادب کے ساتھ فرزانوں سے ہم

کیا خلوصِ دل کی ہمدم! کوئی بھی قیمت نہیں؟
شرمسار اپنوں سے شرمندہ ہیں بیگانوں سے ہم

شوق کی وارفتگی میں صحرا صحرا دشت دشت
اپنی منزل پوچھتے پھرتے ہیں دیوانوں سے ہم

کر سکے گا ناخدا طوفان کا اندازہ کیا
گر نکل آئے سلامت تند طوفانوں سے ہم

شام ہوتے ہی جہاں جلتے ہیں اشکوں کے چراغ
ہم نشیں! گزرے ہیں ایسے بھی شبستانوں سے ہم

آج ہم پر محفلِ ساقی کا دروازہ ہے بند
کل الجھ بیٹھے تھے میخانے کے دربانوں سے ہم

ہم گدائے میکدہ ہیں بے نیازِ تخت و تاج
ہاتھ میں پیمانہ ہے خوشتر ہیں سلطانوں سے ہم

اس جگہ بھی بھیڑیئے ہیں اُس جگہ بھی بھیڑیئے
بھاگتے ہیں شہر سے ڈرتے ہیں ویرانوں سے ہم

صورت آرا ہے تصوّر، آرزو ہے بُت تراش
رشتۂ پارینہ رکھتے ہیں صنم خانوں سے ہم

دل سے ہر لحظہ انا الموجود کہتا ہے کوئی
کون ہے یہ؟ پوچھتے ہیں فلسفہ دانوں سے ہم

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

قرآن کریم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بلند و بالا عمارات اور قلعوں وغیرہ کی تعمیر کا کام ہامان کی نگرانی میں ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک دفعہ فرعون نے ہامان سے کہا (قصص آیت ۳۹) یعنی اے ہامان! میرے لئے ایک بہت بلند اور اونچی عمارت بناؤ۔ شاید کہ اس پر چڑھ کر مجھے کہیں موسیٰؑ کا خدا نظر آجائے۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس نے کہا کہ اس کے یہ معنے نہیں کہ مجھے موسیٰؑ کی سچائی کا کچھ یقین آگیا ہے۔ میں اسے تو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ لیکن اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اس سے دوسرے لوگوں کو بھی اسکے جھوٹا ہونیکا یقین ہو جائیگا۔

اب اگر قدیم مصر کی تاریخ سے ہمیں کسی ایسی شخصیت کا پتہ لگ جائے جو فرعون موسیٰؑ کے زمانہ میں ہو اور پھر ہمیں یہ بھی پتہ لگ جائے کہ اس کے ساتھ فوجی طاقت بھی تھی اور بلند و بالا عمارات اور قلعے وغیرہ بنانے کا کام بھی اسکے سپرد تھا تو قرآن کریم کی صداقت بالکل واضح ہو جائے گی۔ اس غرض کے لئے جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مصر قدیم میں بہت سے دیوتاؤں کی پرستش ہوتی تھی اور ہر شخص کا تعلق کسی خاص دیوتا یا چند مخصوص دیوتاؤں کے ساتھ ہوا کرتا تھا۔ مصر کے دارالخلافہ تھیبس کے رہنے والے اپنے دیوتا کو آمان یا آمون کہا کرتے تھے۔ قدیم ایام میں تو اس کا نام "آمانا" تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ آمن۔ آمان یا آمون نام لوگوں میں مروج ہو گیا۔ چونکہ آمن یا آمان یا آمون ان لوگوں کا دیوتا تھا جو مصر کے پایہ تخت میں رہتے تھے اور دارالسلطنت کا ملک کے دوسرے حصوں پر اثر پڑنا ایک لازمی امر تھا۔ اسلئے رفتہ رفتہ آمان نے سب دیوتاؤں پر برتری حاصل کرلی اور یہ نام ایسا مقدس سمجھا جانے لگا کہ جس طرح مسلمان اللہ تعالیٰ کے نام پر اپنے اور اپنے بچوں کے نام رکھتے ہیں۔ اسی طرح مصری ناموں اور القابات میں بھی آمن یا آمون کا لفظ بکثرت استعمال ہوتے لگ گیا۔ (تاریخ مصر مصنفہ جیمز ہنری بریسٹڈ صفحہ ۶۰۴) چونکہ ہر دیوتا کا الگ الگ معبد تھا اور ہر دیوتا کے الگ الگ کاہن مقرر تھے۔ اس لئے جب آمان دیوتا کی مقبولیت بڑھی تو آمان کا کاہن بھی تمام کاہنوں کا رئیس تسلیم کیا جانے لگا۔ اور رفتہ رفتہ اس نے اتنا اقتدار حاصل کرلیا کہ بے شمار املاک اور جائیدادیں جو آمان کے دیوتا کے لئے وقف تھیں وہ اسکے قبضہ میں آگئیں۔ اور وہ معبد آمان کی متعلقہ عمارات کی تولیت پر قابض ہو گیا (تاریخ ملل قدیمہ مصنفہ سینوبس مترجم اردو سید محمود اعظم فہمی صفحہ ۳۹)

جیمز ہنری بریسٹڈ اپنی کتاب "تاریخ مصر" میں ان امور کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"مصر کے نئے دور حکومت میں فوجی طاقت کے ساتھ ایک نئی مؤثر اور طاقتور تحریک جو قدیم نظام کہانت پر مبنی تھی ظہور پذیر ہوئی۔ درحقیقت سلطنت مصر میں معابد کی بے پناہ دولت کا یہ قدرتی نتیجہ تھا کہ کہانت ایک مخصوص پیشہ کی صورت اختیار کر گئی اور جوں جوں کاہنوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ ویسے ویسے وہ زیادہ سے زیادہ سیاسی رسوخ اور طاقت حاصل کرتے چلے گئے۔ معابد کی دولت و ثروت میں اضافہ کے ساتھ ہی ایک انبوہ کثیر افسران معابد کا بھی پیدا ہو گیا جن کے ذمہ ان معابد کا انتظام تھا۔ حالانکہ قدیم ایام میں ان کا کوئی وجود نہ تھا آخر ملک کے تمام الگ الگ دیوتاؤں کے کلیسائی نظام ایک عظیم الشان مقدس تنظیم کے ماتحت متحد ہو گئے۔ اس تنظیم کا رئیس اعلیٰ دارالسلطنت تھیبس کے معبد آمان کا بڑا کاہن تھا۔ اس طرح آمان کے کاہن اعظم کی طاقت پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ گئی فراعنہ مصر نے جب مفتوحہ ممالک سے دولت حاصل کی تو اسکا بیشتر حصہ معبدوں کی نذر کر دیا گیا اور معبد وسیع اور عالیشان محلات کی صورت اختیار کر گئے۔ جن میں کاہنوں کے گروہ در گروہ رہتے تھے۔ آمان کا کاہن اعظم اس مقدس مذہبی تنظیم کا رئیس اعلیٰ تھا۔ وہ ایک مقدس شہزادہ سمجھا جاتا تھا اور اس کی بیوی "خداوند کی کنیز اعلیٰ" کے لقب سے یاد کی جاتی تھی اور اسے ملکہ کا درجہ حاصل تھا۔"

(تاریخ مصر مصنفہ جیمز ہنری بریسٹڈ پی۔ ایچ۔ ڈی صفحہ ۲۴۷، صفحہ ۲۴۸)

آمان دیوتا کا یہ کاہن جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے یوں تو اور بھی بہت سے خطابات تھے لیکن عرف میں اسے "ہم آمان" کہا جاتا ہے جب مصر قدیم میں "کا" دیوتا کے بڑے کاہن کو "ہم کا" کہتے تھے۔

ہم کے معنے خادم یا غلام کے ہوتے ہیں پس "ہم آمان" کے معنے تھے "آمان دیوتا کا خادم یا غلام" لیکن اصطلاحاً "ہم" بڑے کاہن کو کہتے تھے۔

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جس فرعون کے گھر میں پرورش پائی تھی وہ رعمسیس دوم تھا۔ اور جو آپکی مخالفت کی وجہ سے تباہ ہوا وہ منفتاح تھا۔ آمان دیوتا کے بڑے کاہن کا پہلی مرتبہ انتخاب رعمسیس دوم کے زمانہ میں ہوا تھا۔ اور اسی زمانہ سے آمان کا کاہن اعظم فرعون کے نظام حکومت کا ممتاز ترین فرد سمجھا جانے لگا تھا۔ چنانچہ اس بارہ میں "الیگزنڈر مارٹ" اپنی کتاب "نیل اور مصر کی تہذیب" میں لکھتا ہے:۔

رعمسیس دوم نے اپنے عہد حکومت کے سال اول میں "نے بن نیف" کو آمان کا کاہن اعلیٰ منتخب کیا۔ یہ شخص اس سے قبل ھالو دیوتا کا کاہن اول اور مصر کے سب دیوتاؤں کے کاہنوں کا سردار تھا لیکن بادشاہ اس کی نشاندہی بھی کر چکا تھا لیکن اسے باقاعدہ طور پر نامزد اس وقت کیا گیا جبکہ بادشاہ نے آمان دیوتا کے حضور معبد کرناک میں حاضر ہو کر اپنے دربار کے تمام افسروں، تمام کاہنوں اور تمام بزرگوں کو اس عہدہ کے لئے پیش کیا۔ مگر آمان دیوتا نے سوائے "نے بن نیف" کے اور کسی پر رضامندی کا اظہار نہ کیا۔ جب انتخاب عمل میں آچکا تو بادشاہ نے "نے بن نیف" سے مخاطب ہو کر کہا۔ اب آپ ہی آمان کے کاہن اعلیٰ ہیں معبد آمان کے دونوں خزانے اور اسی کے دوہرے غلہ کے گودام اب آپکی مہر کے ماتحت ہیں۔ ہاتور دیوتا کا معبد اب آپکے بیٹے کے عصائے حکومت کے تحت ہوگا۔ اور اسی منصب پر فائز ہوگا جو آپ کے لئے مخصوص تھا۔ تمام درباریوں اور اسکے تین ججوں نے اس انتخاب پر بادشاہ اور کاہن اعظم کو مبارکباد دی۔ پھر بادشاہ نے اپنی دو خاص طلائی مہریں اور سونے کا شاہی عصا "نے بن نیف" کو نذر کیا اور اسے مندرجہ ذیل خطابات کے ساتھ اپنے عہدہ پر فائز کیا۔

۱۔ آمان کا کاہن اعظم

۲۔ دوہرے خزانوں اور دوہرے گوداموں کا مدار المہام

۳۔ سپاہ مصر کا ڈائریکٹر

۴۔ دارالحکومت تھیبس کے تمام کاریگروں اور صناعوں کا ناظم و منصرم

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون مصر کے بعد آمان دیوتا کا بڑا کاہن سب سے زیادہ اثر و رسوخ رکھتا تھا۔ اسکا فوج میں بھی دخل تھا اور مذہبی عمارات کی تعمیر کا کام بھی اسکے سپرد تھا۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) فرماتے ہیں:

"جو لوگ اپنے بچوں کی طرف بچپن سے ہی توجہ کرتے ہیں انکے دل میں دین کی محبت ڈالتے ہیں۔ اچھی عادتیں ان کے اندر پیدا کرتے ہیں۔ ان کو اللہ کے فضل کے ساتھ بڑے ہو کر کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔"

تحریک جدید

"خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا۔ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے۔ اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہوگا۔ اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص سیکرٹری اور پریذیڈنٹ تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے.... کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہیئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے بلکہ اسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہیئے۔ جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لے لیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

احمدیہ گزٹ سکاٹ لینڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کے ملکوں سے احمدیہ جماعت کا قلمی رابطہ روز افزوں ترقی پر ہے اس وقت ہمارے سامنے سکاٹ لینڈ کا احمدیہ گزٹ ہے۔ اس کی جلد ۴، شمارہ ۲ میں اردو حصہ میں سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وہ بات درج کی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹے کی پیدائش کے سلسلے میں بتائی تھی۔ رمضان المبارک کی عظمت کے سلسلے میں احادیث بھی درج کی گئی ہیں۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت فضل عمر کے ارشادات بھی۔ اسی حصہ میں حضرت امام جماعت الاول، الثانی، الثالث کی بیش قیمت نصائح بھی پیش کی گئی ہیں۔ حضرت امام جماعت الاول کا یہ ارشاد درج ہے وہ سلوک کسی سے نہ کرو جو خود اپنے آپ سے نہیں چاہتے اسی طرح جس سے پانچ دس روپے تنخواہ لیتے ہو۔ اس کی فرمانبرداری کرتے ہو۔ پس جس نے آنکھیں دیں جن سے ہم دیکھتے ہیں کان دئے جن سے ہم سنتے ہیں زبان دی جس سے ہم بولتے ہیں۔ ناک دیا پاؤں دئے جن سے ہم چلتے ہیں۔ عقل، فہم فراست دی اتنے بڑے محسن اتنے بڑے مربی اتنے بڑے رازق کی نافرمانی کریں تو کیا یہ عدل ہے۔ اور میں تمہیں دوسری دفعہ تیسری دفعہ چوتھی دفعہ تاکید کرتا ہوں کہ خدا کے معاملہ میں اپنے معاملہ میں۔ غیروں کے معاملہ میں عدل سے کام لو۔ اور پھر اس سے ترقی کرو۔ اور مخلوق الٰہی سے احسان کرو۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا مطالعہ کرو اس کی فرمانبرداری میں بڑھو یہ بات حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ جون ۱۹۱۱ء میں فرمائی تھی۔

حضرت امام جماعت الثانی کا یہ ارشاد شامل اشاعت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ایک آدمی کے ساتھ تعلق کر کے تم کو ایک باپ کے بیٹے بنا دیا۔ اور اس حالت میں بنایا جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے حالانکہ دشمن سے دوستی پیدا کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ جب ہم نے تمہیں دشمنوں سے ایک دوسرے کے بھائی بنا دیا تو تم ایسے کاموں سے پرہیز کرو جن سے بھائی دشمن بن جاتے ہیں۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ خدا نے اپنے فضل سے بھائی بھائی بنا دیا ہے یہ تمہارا کام ہے اس برادرانہ تعلق کو کمزور نہ کرو۔ بلکہ مضبوط کرو۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ آپس میں لڑائی جھگڑے نہ ہوں۔ ایک بھائی کے مفاد کو اپنا مفاد سمجھا جائے۔ اور ایک بھائی کے دکھ کو اپنا دکھ خیال کیا جائے اور ایک بھائی کے سکھ کو اپنا آرام سمجھا جائے۔

حضرت امام جماعت الثانی کا یہ ارشاد درج ہے۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ کرے کہ تم پاک دل اور مطہر نفس بن جاؤ اور نفس امارہ کے سب گند اور پلیدیاں تم سے دور ہو جائیں۔ تکبر اور خود بینی اور خود نمائی اور خود ستائی کا شیطان تمہارے دل اور تمہارے سینوں کو چھوڑ کر بھاگ جائے۔ اور تذلل اور فروتنی انکسار اور بے نفسی کے نقوش تمہارے اس سینے کو اپنے رب کے استقبال کے لئے سجا دیں۔ اور پھر میرا اللہ اس میں نزول فرمائے۔ اور اسے تمام برکتوں سے بھر دے اور تمہارے دل اور تمہاری روح کو ہر نور سے منور کر دے۔ اور خدا کرے کہ بنی نوع کی ہمدردی اور غمخواری کا چشمہ تمہارے اس سینہ سے پھوٹے اور ایک دنیا تمہاری بے نفس خدمت سے فائدہ اٹھائے۔ خدا کرے کہ عاجزانہ دعاؤں کے تم عادی رہو اور تمہاری روح ہمیشہ اللہ رب العالمین کے آستانہ پر گری رہے۔ اور اللہ اس کی رضا اور اس کے احکام کی اقتدا ہر ایک پہلو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائے۔

انگریزی حصے میں بشیر احمد صاحب آرچرڈ جو ہمارے ایک پرانے مربی اور ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر ہیں کا مضمون "احمدی کا کردار" ہے۔ اس کے علاوہ ایڈیٹر کی ڈائری شامل اشاعت ہے۔ جو دراصل سکاٹ لینڈ کی احمدیہ جماعت کی کارکردگی کا آئینہ ہے۔ سکاٹ لینڈ کی جماعت کے مربی انچارج وسیم احمد چیمہ ہیں جنہوں نے اس رپورٹ کے مطابق بعض علاقوں کے دورے کئے اور تربیتی امور سے جماعت کو آگاہ کیا۔ سکاٹ لینڈ بھی ان ممالک میں سے ہے جہاں حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے براڈ کاسٹ کیا ہوا خطبہ براہ راست سنا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک مضمون مسٹر ایس۔ اے خالد کے قلم سے ہے جس کا عنوان ہے "حضرت فضل عمر"۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ سکاٹ لینڈ کی لجنہ بھی اللہ کے فضل سے پوری طرح مستعد ہے چنانچہ لجنہ کی رپورٹ بھی شامل کی گئی ہے۔ اس احمدیہ گزٹ کے ادارہ تحریر میں عبدالغفار صاحب عابد، منور احمد صاحب (اردو حصہ) بشیر احمد صاحب (انگریزی حصہ) اور اس کے مینیجر محمود ملک صاحب ہیں۔ اس اشاعت کے نگران مرکزی مربی مکرم وسیم احمد چیمہ ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ یہ گزٹ ان تمام خوبیوں کا حامل ہو جو احمدیہ جماعت کا طرہ امتیاز ہے اور زیادہ سے زیادہ احمدیوں تک پہنچایا جا سکے۔ یہ ایک ایسا رابطہ ہے جس کے ذریعے ایک دوسرے کی خبر سے اطلاع ملتی ہے اور اچھے اچھے مضامین سامنے آ کر دینی معلومات میں اضافہ کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ گزٹ ہر اس ضرورت کو پورا کرنے والا ہو جو اس وقت احمدیہ جماعت محسوس کر رہی ہے۔ ہم مرکزی مربی، ادارہ تحریر، اور مینیجر صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں یہ بات بھی قارئین کے سامنے لانا چاہتے ہیں کہ اس کا اشاعتی دفتر بیت الرحمان گلاسگو میں ہے۔

(ن۔س)

سید شمشاد احمد ناصر ـــــ ڈیٹن امریکہ

ایک خط ـ کچھ خبریں

امید ہے کہ آپ اور آپ کے سب رفقاء کرام بفضل خدا بالکل بخیریت ہونگے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

آپ کا نوازش نامہ دوستی کے متعلق اور حسین پہلوؤں پر مشتمل روشنی ڈالتے ہوئے ملا۔ آپ کی دعاؤں اور حوصلہ افزائی کا بے حد ممنون ہوں۔

آپ کا خط بذریعہ MAIL بھی موصول ہوا ـــ اور پھر الفضل میں "آپ کا خط ملا" میں بھی آپ نے میرے ایک سابقہ خط کو جگہ دی ـــ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ آپ الفضل میں شائع کرینگے تو کچھ اور اچھے پہلو بھی لکھتا۔

آج کل یہاں مولانا بشیر رفیق خان صاحب آئے ہوئے ہیں غالباً کچھ عرصہ قیام کرینگے انہوں نے بھی آپ کی حسین یادوں کا تذکرہ کیا میرے پاس ڈیٹن میں بھی آنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔

ادھر مکرم محترم ساقی صاحب سورینام میں بیمار ہو گئے، ان پر دل کا حملہ ہوا۔ سورینام ہسپتال میں کچھ عرصہ زیر علاج رہے اب نیویارک آنے والے ہیں۔ یہاں پر علاج ہو گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق دے۔

ربوہ ـــ بہت یاد آتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ انسان دنیا کے کس کونے میں بھی کیوں نہ چلا جائے جو روحانی سکون ربوہ کی پیاری بستی میں ہے کہیں اور نہیں اور ہمارا تو یہ حال ہے کہ دل ربوہ میں ـــ اور جسم یہاں پر۔ اللہ تعالیٰ اہل ربوہ پر اپنا خاص فضل اور کرم نازل فرماتا رہے اور سب کو اپنی حفاظت خاص اور پناہ میں رکھے۔

امریکہ کے کچھ اخبارات کے تراشے ارسال ہیں جن میں مزیدار، حیران کن اور علمی خبریں ہیں۔ چونکہ آپ نے بھی اسی قسم کی خبروں کا مطالعہ کیا ہے تو پیش خدمت ہیں۔ ایک خبر کلیولینڈ کے اخبار پلین ڈیلر کی ہے جس کی اشاعت ۵ لاکھ ہے اور اسکی ۱۰ جون کی اشاعت میں یہ حیران کن اور عجیب خبر ہے کہ چلی کی ایک خاتون جس کی عمر ۶۱ سال ہے اب ۶۵ ویں بچہ کو جنم دے گی۔

دوسری خبر نیشنل ٹائم رپورٹ کی ہے۔ ۳ جون کی اشاعت ہے ـــ ایک وقت وہ تھا خصوصاً حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آمد کے وقت کہ عیسائی کوشش کر رہے تھے کہ مسلمانوں کو عیسائی بنا لیں اور کہاں اب یہ وقت ہے ـــ یہ کسر صلیب کا ایک کھلا ثبوت ہے۔

اسی طرح آئرلینڈ سے ایک دوست نے انگلستان کے ایک نیشنل اخبار TODAY کا ایک تراشہ بھجوایا ہے جو کہ ۲۷ اپریل کی اشاعت ہے۔ جس میں ملکہ کے سابقہ ڈاکٹر نے یہ بیان دیا ہے کہ "عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے"۔

خدا کی عجب شان ہے۔ نیشنل ٹائم کی رپورٹ اور اس خبر کو پڑھ کر حضرت اقدس بانی سلسلہ کا یہ شعر یاد آ رہا ہے۔

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج ـــ

کہ آج سے ۳ صدیاں ختم نہیں ہونگی کہ لوگ اس عقیدے سے بیزار ہونا شروع ہو جائیں گے اور اس کی حقیقت لوگوں پر واضح ہو جائے گی۔

باقی ہر طرح سے خیریت ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں تحیت بھر السلام اور درخواست دعا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ____ نون سین

جنوبی افریقہ میں پیش رفت

جیساکہ ہمارے قارئین جانتے ہیں جوں جوں جنوبی افریقہ کی حکومت اور نیلسن منڈیلا کی پارٹی (اے این سی) نسل پرستی کے قوانین کو ختم کرنے کے قریب سے قریب تر پہنچ رہے ہیں۔ سیاہ فام لوگوں کی بستیوں میں ایک دوسرے پر حملے کرتے ہوئے حالات کو خراب سے خراب تر کیا جا رہا ہے۔ گذشتہ دنوں حکومت نے کوشش کی تھی کہ اس سلسلے میں ایک کانفرنس بلائی جائے۔ لیکن اے این سی نے اس میں شرکت سے اس لئے انکار کر دیا کہ اس کا یہ خیال تھا کہ حکومت کی پالیسی دوغلی ہے۔ اب ایک دفعہ پھر یہ کوشش کی گئی ہے کہ سب مل کر جنہیں حکومت اور نیشنل پارٹیاں شامل ہیں ان جھگڑوں کو ختم کروایا جائے۔ چنانچہ ایک معاہدہ ہو گیا ہے جسے کامن ویلتھ نے ایک نہایت اچھا شگون بیان کیا ہے۔ کامن ویلتھ کے سیکرٹری جنرل چیف امیکا اماایوکا نے کہا ہے کہ اس معاہدے کے مشتملات سے یہ امید پیدا ہوتی ہے کہ تمام سیاسی پارٹیاں مل جل کر یہ کوشش کریں گی کہ تشدد کے واقعات کا خاتمہ کیا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر اس معاہدے پر پوری طرح عمل کیا جائے تو اس سے مزید بڑے بڑے اقدام کئے جانے کی راہ صاف ہو جائے گی۔ جنوبی افریقہ کی حکومت کے لئے بھی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی اور بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کے لئے بھی اور اس طرح جمہوریت کے عمل کو فروغ ملے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں نسل پرستی کو کسی طرح بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ایک ملک میں نسل پرستی کی پالیسی جاری ہو تو اس کا برا اثر دوسرے ممالک پر بھی پڑ سکتا ہے۔ جیسا کہ اب دیکھا گیا ہے کہ انگلستان میں سیاہ فام لوگوں پر حملے ہونے لگے ہیں۔ گذشتہ سالوں میں بھی یہ بات موجود تو تھی لیکن جو کیفیت اب ہے وہ پہلے سے خاصی زیادہ خطرناک ہے۔ اگر جنوبی افریقہ میں نسل پرستی کی پالیسی کو یکسر ختم کیا جا سکے تو یقیناً دوسرے لوگوں کو بھی نسل پرستی کی پالیسی اختیار کرنے کا موقعہ نہیں ملے گا۔ اور خدا کرے کہ ساری دنیا سے جلد از جلد نسل پرستی ختم ہو اور تمام انسان ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہ سکیں۔

سعودی عرب کی امداد

سعودی پریس ایجنسی (ایس۔پی۔اے) نے شاہ فہد اور کراؤن پرنس عبداللہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہا ہے کہ سعودی عرب نے جو امدادی رقوم ترقی پذیر ممالک کو جن میں عرب ریاستیں اور اسلامی حکومتیں شامل ہیں کو دی ہیں۔ وہ نام بنام ظاہر کی جائیں گی۔ یہ رقوم اربوں ڈالر میں شمار ہو سکتی ہے اور آج تک سعودی عرب نے اس بات کا کبھی ذکر نہیں کیا کہ کسے کیا کچھ دیا گیا ہے۔ شاہ فہد نے کہا ہے کہ وہ ان اداروں سے جنہوں نے یہ امدادی رقوم مہیا کی ہیں کہیں گے کہ وہ بتائیں کہ انہوں نے دیگر ممالک کی بہبود کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔

جنوری کے مہینے میں سعودی فرمانروا نے بتایا کہ عراق کو ۲۵ ارب ڈالر دیئے گئے تھے۔ یہ خلیج کی جنگ کے آغاز سے قبل کی بات ہے۔ لیکن فی الحال انہوں نے دیگر کسی ملک کو دی گئی رقم کی مقدار نہیں بتائی

حقیقت یہ ہے کہ سعودی عرب نے اپنی پالیسیوں کو دوسرے ممالک میں جاری کروانے کے لئے اربوں ڈالر خرچ کئے ہیں اور ان اربوں ڈالر سے کچھ تو ان ممالک میں بہبود کا کام ہوا ہوگا۔ اور کچھ یقیناً مذہبی مناقشات میں خرچ ہو گیا۔ آخر جب ایک ملک دوسرے ملک کو کوئی رقم دیتا ہے۔ تو وہ اسے اپنی مرضی کے مطابق استعمال کروانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔

تلاش کی تسلی

کسی شخص نے کیا اچھی بات کہی ہے کہ ہمیں کائنات کی ہر چیز کے متعلق تقریباً کچھ بھی معلوم نہیں یعنی یہ تو ہو سکتا ہے کہ کسی نہ کسی چیز کے متعلق کچھ نہ کچھ علم ہو۔ لیکن یہ کہنا کہ دنیا کی کائنات کی ہر چیز کے متعلق ہم کچھ نہ کچھ جانتے ہیں۔ نہ غلط بات ہے اور حقیقت یہ ہے کہ کائنات کے منبع کے متعلق جاننا کچھ ایسا ضروری بھی نہیں ہے۔ ضروری بات یہ ہے کہ ہمارے دل میں یہ خواہش ہو کہ ہم جانیں جہاں تک تمدن کا تعلق ہے یہ کسی خاص قسم کے علم پر منحصر نہیں۔ بلکہ اسی بات پر منحصر ہے کہ ہم علم حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں اور ہمارے دل میں ایک تڑپ ہے۔ ان دونوں باتوں میں خاصا فرق ہے۔ کسی چیز کا علم حاصل کر لینا اور بات ہے اور چیزوں کے متعلق علم حاصل کرنے کی تڑپ رکھنا اور بات ہے۔ یہ تڑپ ہمیں ہمیشہ آگے ہی آگے کی طرف لے جاتی ہے جبکہ علم کا حصول بسا اوقات ہمیں ایک مقام پر ٹھہرا دیتا ہے اور اس سے آگے جانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتے دیتا اور ہم اچھی طرح جان سکتے ہیں کہ اگر ہم کسی جگہ ٹھہر جائیں تو بے شک وہ علم کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔ ہمارے لئے تلاش کی تسلی کا باعث نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر ہمیں بہت زیادہ علم نہ ہو لیکن علم حاصل کی تڑپ بہت زیادہ ہو تو جوں جوں ہم علم کو حاصل کرتے جائیں گے ہمارے دل میں تسلی کے سوتے پھوٹنے لگیں گے۔ ہر نئی بات جو ہمارے سامنے آئے گی اور جسکا ہمارے علم میں اضافہ ہو گا۔ وہ ہمارے لئے انتہائی تسکین کا باعث ہو گی یہی بات ہے جو اس شخص نے ان دو باتوں کا امتیاز کرتے ہوئے بتائی ہے اور یہ کتنی اچھی بات ہے۔

خلیج کی جنگ اور بلی گراہم

فوکس۔ یو۔ کے۔ کے ذریعے کرسچین ہیرلڈ کی یہ رپورٹ سامنے آئی ہے کہ جب صدر بش نے عراق پر حملہ کرنا تھا تو ڈاکٹر بلی گراہم کی رفاقت کی خواہش کی۔ امریکہ کے لیڈر نے جو امریکی افواج کے کمانڈر انچیف بھی ہیں اس ہونے والی جنگ کے متعلق جس میں بہت سے مذہبی الجھاؤ بھی تھے۔ امریکہ کے ایک بہت مامور بائبل مبلغ سے مشورہ کرنا چاہا چنانچہ ڈاکٹر گراہم اس رات وائٹ ہاؤس پہنچے جب پہلا حملہ کیا گیا۔ اس سے پہلے انہوں نے ایک بیان میں کہا تھا کہ راہنماؤں کو آسمانی ذہانت اور حوصلے کی ضرورت ہے تاکہ وہ ہر موقعہ پر صحیح اقدام کر سکیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں صدر بش کے لئے خاص طور پر دعا کرنی چاہیئے اور ان لوگوں کے لئے بھی جو کسی نہ کسی رنگ میں صاحب اقتدار ہیں اور ذمہ دار گردانے جاتے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اپنے دشمنوں کے لئے بھی دعا کرنی چاہیئے۔ اس مناقشے کے متعلق اپنے خیالات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کوئی عقل مند شخص جنگ کی خواہش نہیں کر سکتا لیکن بہر حال ایک اخلاقی ذمہ داری بھی ہوتی ہے۔ جو اقتدار کے کاندھوں پر آپڑتی ہے اور بعض اوقات یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ کسی مضبوط شخص کے ساتھ اسلئے لڑائی کی جائے کہ کمزور کو حفاظت مل سکے انہوں نے اپنے بیان کے آخیر میں کہا کہ مشرق وسطیٰ کا مناقشہ ہمارے لئے ایک واضح سبق پیش کرتا ہے کہ مستقل استحکام اور امن صرف خدا ہی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہم دوسروں کے گناہوں کی مذمت کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے گناہوں کی مذمت بھی کرنی چاہیئے اور اس بات کی بھی کہ ہم نے خدا کو اپنی زندگیوں سے باہر نکال دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری دعا ہے کہ یہ توبہ اور ندامت کا وقت ثابت ہو۔ عاجزی کا اور خدا کے دین کی خدمت کا جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اور جو ہم پر حکومت کرتا ہے۔ ہماری تمام امیدیں اسی سے وابستہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس دوران امریکی فوجوں کے ساتھ ایک بپٹسٹ (پادری) جو خلیج کے علاقے میں تھا نے بتایا کہ ڈیزرٹ شیلڈ کے فوجی دعا میں مصروف ہیں۔ اور لوگوں کو شہادت پیش کر رہے ہیں۔ اور صحرا میں اپنے آپ کو بہت زیادہ تعداد میں بپتسمہ دلوا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عیسائی ایک مینارہ نور کی طرح کھڑے ہیں۔ اور فوجی ان کے گرد جمع ہو رہے ہیں۔

۔ یہ رپورٹ کرسچین ہیرلڈ سے لی گئی ہے۔

مشنری سے انٹرویو

افغانستان کے متعلق انٹرویو کا ایک اور سوال اور جواب۔

مشنری موصوف سے پوچھا گیا کہ جو لوگ افغانیوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ بنیاد پرست ان پر حملے کیوں کرتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ اکثر مسلمانوں کی طرح افغان بنیاد پرست گروہ بھی مذہب کو الگ الگ خانوں میں نہیں رکھتے جیسا کہ عیسائی کرتے ہیں۔ سیاست ثقافت اور مذہب سب ایک ہی جگہ بندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر سوسائٹی میں عورتوں کو تعلیم دی جائے تو وہ کہتے ہیں کہ عیسائیت کی تبلیغ کی جا رہی ہے۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مذہب اور سیاست دونوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکٹھے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ امدادی کام کرنے والے عیسائی کچھ سیاسی اغراض بھی رکھتے ہیں۔ اور جہاں تک پشاور کا تعلق ہے۔ گذشتہ دس سال میں جاسوسی کا اڈا رہا ہے۔ یہاں کے۔جی۔بی۔ اور سی آئی اے دونوں ایک دوسرے کی جاسوسی کرتے ہیں اور شہر میں باقاعدگی کے ساتھ بم گرائے جاتے ہیں۔ ان سب باتوں کے باوجود جنگ اس آسانی سے نہیں لڑی جا رہی جس طرح کہ لوگوں کا خیال تھا۔ کہ افغانستان سے روسی فوج کے واپس چلے جانے کے بعد لڑی جائے گی۔ انہوں نے اب یہ سوچنا شروع کر دیا ہے کہ ساری خرابی ان لوگوں کی وجہ سے ہے جو مغرب سے مدد لے کر پہنچتے ہیں۔ ویسے بھی مغربی لوگوں کے خلاف ہمیشہ سے بغض چلا آ رہا ہے۔

پوپ اور اسرائیل

اسلامک فاؤنڈیشن یو۔کے کی طرف سے شائع کردہ فوکس نے اپنے فروری 1991 کے شمارے میں کیتھولک ہیرلڈ کی ایک رپورٹ کا خلاصہ شائع کیا ہے۔

اس کے مطابق اگر پوپ پال سیکنڈ نے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کر لئے۔ عرب ممالک میں عیسائی لوگ حکومتوں کی طرف سے خاصی مشکلات کا سامنا کریں گے۔ ویٹیکن (پوپ کا علاقہ) کے کیتھولک جیوئش تعلقات کے مشیر نے گذشتہ ہفتے متنبہ کیا کہ یہ سفارتی تعلقات عرب کے عیسائی لوگوں کو مشکلات میں ڈال دیں گے۔ ضمنی بشپ پیٹرو روزانوجن کا روم سے تعلق ہے اور جو ویٹیکن کمیشن برائے مذہبی تعلقات (یہودی) نے ایک انٹرویو میں کیا ہے جو انہوں نے میلانی کے روزنامہ کوریر ڈیلا سیرا (CORRIERE DELLA SERA) کو دیا کہ چرچ کو چاہئے کہ وہ اپنے اراکین کے خیالات کو سنے اور ان پر غور کرے۔ خاص طور پر شام مصر اور عراق کی تنظیموں کے خیالات۔ انہوں نے کہا کہ ویٹیکن اسرائیل کے ساتھ اس طرح تعلق قائم نہیں کر سکتا کہ وہ کیتھولک تنظیموں کے سروں کے اوپر سے گذر کر یہ کام سرانجام دے دے۔ بشپ روزانو نے کہا اور انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہولی سی یعنی پوپ عرب عیسائیوں کو مشرق وسطیٰ میں اس بات کی تلقین کر رہے ہیں کہ وہ اسرائیلیوں کے ساتھ شانہ بشانہ زندگی بسر کریں۔ لیکن یہ بات بھی نہایت اہم ہے کہ یہودیوں کو عیسائیوں کے حساس نکات زیر نظر رکھنے چاہئیں۔

بشپ روزانو نے کہا کہ اگر ویٹیکن اور اسرائیل میں سفیر کا تبادلہ ہو گیا تو عیسائی عربوں میں اسرائیل کے خلاف جذبات مزید بھڑک اٹھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی ریاست کا معاملہ اور اسی طرح مقبوضہ عرب علاقوں کا معاملہ بھی طے ہو جانا چاہیئے۔ یہ مقبوضہ عرب علاقے ۱۹۶۷ء کی جنگ کے بعد اسرائیل نے اپنے پاس رکھ لئے تھے۔ بشپ موصوف نے یہ بھی کہا کہ اسرائیل کی یہودی آبادیاں تسلسل کے ساتھ تعمیر کی جا رہی ہیں اور یہ آبادیاں عیسائی آبادی جزیرہ کے اردگرد ہیں۔ جن سے عیسائیوں کی رہائش بھی خطرے میں پڑ رہی ہے۔

بشپ روزانو کو یہ باتیں اس لئے کہنے کی ضرورت پیش آئی کہ گذشتہ ایام میں اسرائیلیوں کے ایک وفد نے پوپ پال سے مل کر اسرائیل کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی درخواست کی۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کو تسلیم بھی کیا جائے اور سفارتی تعلقات بھی قائم کئے جائیں۔ اگرچہ ویٹیکن نے اس بات کا اعلان تو کر دیا کہ وہ اسرائیل کے وجود کو تسلیم کرتا ہے اور وہ اس بات کی ضرورت کو بھی محسوس کرتا ہے کہ اسکے لئے قومی حفاظتی انتظامات ہونے چاہئیں۔ مزید یہ بھی کہا گیا کہ اگر سفارتی تعلقات موجود نہیں ہیں تو اس سے قطعاً یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ وہ اسرائیل کے مستقبل میں یقین نہیں رکھتے ویٹیکن کے ایک نمائندے جواکم نوارو والس (JOACHIM NOVAROO VALLIS) نے اس بات پہ زور دیا کہ دراصل کچھ قانونی مجبوریاں ہیں جنہوں نے ویٹیکن کو ابھی تک اسرائیل کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کا موقعہ نہیں دیا اور ان قانونی باتوں میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جو اسرائیل کے وجود کے متعلق واضح نہیں ہیں۔ خاص طور پر فلسطینیوں کے ساتھ انکے تعلقات اور مقبوضہ علاقے۔ اسی طرح یروشلم کے شہر کو اسرائیل میں مدغم کر لینے کی بات یہ بات بھی فی الحال واضح نہیں ہے کہ اسرائیل میں کیتھولک چرچ کے ساتھ کیا سلوک ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے یہ رپورٹ فوکس نے کیتھولک ہیرلڈ سے لی اور اسکی خواہش ہے کہ ایسی رپورٹیں دنیا بھر میں پھیلائی جائیں۔

یادداشتیں —— ڈاکٹر فہمیدہ منیر

حافظ مشتاق احمد صاحب آف کیمبل پور

میں نے کچھ قرض اپنی ضرورت کے تحت لیا تھا۔ وہ واپس کر دیا۔ دل بہت خوش ہوا۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ مجھ پر کوئی قرض نہیں رہا۔ ساتھ ہی دل سے آواز آئی۔ قرض صرف پیسوں کا تو نہیں ہوتا۔ تجھ پر ابھی کئی قرض باقی ہیں جو تو نے چکانے ہیں۔ ہاں مجھ پر قرض باقی ہے۔ اپنے کئی پیاروں کی یاد کا۔ ان کی باتیں آپ تک پہنچانے کا۔ جو اپنے رب کے حضور حاضر ہو چکے ہیں لیکن ہمارے لئے حسن و اخلاق کے انمٹ نقش قدم چھوڑ گئے ہیں۔

میرے پیارے خدا نے ہر انسان میں اتنی خوبیاں رکھی ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ اور یہ خوبیاں دائمی جدائی کے بعد تو اور بھی اجاگر ہوتی چلی جاتی ہیں۔

اپنے ہوش و حواس میں سب سے پہلے جدا ہونے والے انسان میرے نانا جان حافظ مشتاق احمد صاحب تھے۔ میں نے انہیں دیکھا نہیں تھا۔ اپنی امی کی زبانی ان کی باتیں سنی تھیں۔ پھر خالہ جان، ماموں صاحبان سب سے ہی سنتی رہی۔ ایک بار حافظ کی مدد کے لئے سب سے بڑی خالہ جان والدہ فضل الرحمٰن صاحب آف سانگھڑ سے سن کر لکھی تھیں کہ گھر جا کر مفصل لکھوں گی مگر ایک چور نے جب مجھ سے میرا بٹوہ چھینا تو وہ سب یادداشتیں بھی ساتھ ہی چھین کر لے گیا۔ نانا جان کو ماموں بشیر احمد نے امانتاً دفن کیا تھا۔ وہ ان کے تابوت کو قادیان میں دفن کرنے کے لئے ۱۹۴۶ء کے جلسہ پر یا غالباً ۱۹۴۷ء کے جلسہ پر لائے تھے۔ تب امی نے مجھے بتایا (اس وقت میں بہت چھوٹی تھی) کہ نانا جان حافظ قرآن تھے۔ احمدی ہونے سے پہلے ایک مسجد میں امام مسجد تھے۔ بیعت کے بعد لوگوں نے کہا کہ یہ مکان جس میں حافظ صاحب رہتے ہیں۔ یہ مسجد کا سرمایہ ہے اور ایک شخص نے اپنی بیٹے کی قسم کھا کر بیان دے دیا کہ یہ اثاثہ حافظ صاحب کا نہیں ہے۔ بلکہ مسجد کا ہے۔ حافظ مشتاق احمد صاحب اپنے گھر آئے اور اہلیہ سے کہا کہ فوراً تین کپڑوں میں گھر سے نکل پڑیں اور ان کے ساتھ چل دیں۔ اس اثناء میں اس شخص کا جوان سال بیٹا چوبارے سے گر کر ہلاک ہو گیا۔ جو ابھی قسم کھانے کے بعد گھر ہی پہنچا تھا۔ وہ بھاگتا ہوا آیا۔ اور حافظ صاحب کے قدموں پر گر گیا کہ مجھے معاف کر دیں گھر نہ چھوڑیں لیکن انہوں نے کہا اب معاملہ میرے رب کے پاس چلا گیا ہے۔ اب وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے اور مکان چھوڑ دیا۔ اپنے بچوں کو بیعت کے بعد کبھی غیر اللہ کے نام پر دی گئی نذر نیاز کھانے نہیں دیتے تھے۔ ایک دفعہ چھوٹے ماموں ملک نذیر احمد درویش نے کہیں ایسا کوئی کھانا رکھ لیا تو سخت ناراض ہوئے اور بچے کو واپس بھیجا کہ جا کر ان لوگوں کو واپس دے کر آؤ۔

حکیم تھے اور خدا نے دست شفا بخشا تھا۔ ایک بار ایک امیر ماہی گیر ان کے پاس آیا وہ بے اولاد تھا۔ ان کے علاج سے خدا تعالیٰ نے اسے ایک بیٹے سے نوازا۔ امی بتلاتی تھیں کہ وہ ماہی گیر ہر سال اپنے بچے کے برابر ترازو میں تول کر مچھلی یا مچھلیاں دے جاتا تھا۔ یہ نہ لیتے تھے تو وہ دیوار پر سے پھینک کر چلا جاتا تھا۔ حافظ قرآن ہونے کے علاوہ فارسی اور اردو میں ایسی مہارت تھی کہ کیمبلپور میں انگریزوں کو ضلع کچہری میں تعینات انگریز ججوں کو اردو اور فارسی پڑھاتے تھے۔ اپنی تمام جائیداد احمدیت کے بعد چھوڑ دی تھی اور اپنے بچوں کو بھی منع کر دیا تھا کہ کبھی اس جائیداد کی طرف نہ جانا۔ جس نے امام سے دور رکھا۔ باقی خاندان میں اب کوئی لڑکا نہیں ہے صرف ایک عورت اس جاگیر پہ گدی نشین ہے۔ اس دوران کسی نے زہر دے دیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے بچا دیا۔ پھر بہت محتاط ہو گئے اور کہیں کھانا نہ کھاتے تھے۔ جہاں تک میرے حافظہ میں یاد ہے فالج ہو گیا تھا درد گردہ کی تکلیف میں سکہ کوٹ کر درد والی جگہ باندھتے تھے۔ شاید یہ طب کا کوئی علاج ہو گا۔ ان کی اولاد میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔ اگر ان کا کوئی دوست حیات ہو تو مجھے ان کے حالات بتائے۔

یہ چند سطور اس لئے لکھی ہیں کہ بہت سے لوگوں کے دل سے ان کے لئے دعائے خیر نکلے جو آج بھی زندہ ہیں جو انہیں مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ اے اللہ تو ان کے درجات جنت کے اعلیٰ مقام تک پہنچا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد رفیق

ایک خط۔ ایک تجزیہ

یہ خط آپ کو عید کے کچھ دنوں بعد ملے گا۔ آپ سب کو عید مبارک ہو۔ قضاء و قدر مجھے امریکہ لے آئی ہے۔ شکاگو میری بیٹی ڈاکٹر عبدالوحید خان صاحب سے بیاہی ہوئی ہے۔ ان کا اصرار تھا کہ میں ان کے پاس کچھ عرصہ کے لئے جاؤں۔ حضور نے ازراہ شفقت رخصت عطا فرمائی اور میں بمعہ اہلیہ ۱۹ مئی کو شکاگو پہنچا (-)۔ رخصت کے دوران امریکہ اور کینیڈا کے جلسہ ہائے سالانہ میں بھی شرکت کا موقع مل جائے گا۔ امریکہ پہنچنے کے چند دن بعد یہ افسوسناک خبر ملی کہ برادرم ساقی صاحب سرینام میں حضور کے دورہ کے دوران صاحب فراش ہو گئے ہیں۔ جس سے فکر ہوئی۔ ساقی صاحب آپ جانتے ہی ہیں مخلص دوست اور باوفا انسان ہیں اور ہر کسی کے خیر خواہ اور ہمدرد۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ وہ ان دنوں نیویارک میں ڈاکٹر شاہد صاحب ماہر امراض قلب کے زیر علاج ہیں۔ امریکہ میں موسم پاکستان کی طرح ہے۔ روزانہ ٹمپریچر ۹۰° سے اوپر چلا جاتا ہے۔ لیکن ان ممالک میں گھروں، دفتروں، کاروں اور بازاروں میں ائیر کنڈیشننگ کا ایسا اعلیٰ انتظام ہے کہ شدت گرما کا احساس نہیں ہونے پاتا۔ کاش ہمارا وطن بھی ترقی کی ان بلندیوں کو پہنچ سکے۔ اور غریب عوام کو سکون امن اور مسرت کا سانس نصیب ہو۔ قدرت نے ہمارے ملک کو کیا نہیں دیا۔ معدنی وسائل سے ہمارا ملک مالا مال ہے۔ زراعت اور انڈسٹری لگانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے زمین اور اعلیٰ دماغ دیئے ہیں۔ کھانے پینے میں ملک کو خودکفیل بنانے کے لئے ذرا سی محنت دیانت اور عزم کی ضرورت ہے لیکن افسوس انہی اجزاء کی کمی ہے۔ ہمیں امریکہ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کے آگے دست سوال دراز کرنے کی ایسی عادت پڑ چکی ہے کہ اب اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے محنت ایک عذاب لگتا ہے۔ راتوں رات امیر بن جانے اور دولت و حشمت کی جھوٹی چکاچوند نے اخلاق۔ دیانت اور محنت شاقہ جیسی اعلیٰ اقدار ہم سے چھین لی ہیں۔ اور ہم ڈرگ۔ بے ایمانی۔ کسل اور محنت سے پہلو تہی کے مہلک امراض کا شکار ہو گئے ہیں۔ پاکستان کی موجودہ سیاسی اور سماجی حالت کو دیکھ کر یہاں اکثر نوجوان یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا اس قسم کے معاشرہ کے قیام کے لئے ہم نے دس لاکھ سے زائد مسلمانوں کی قربانی دی تھی؟ کیا قائد اعظم کا تصور پاکستان یہ تھا کہ ہم مغربی ممالک بالخصوص امریکہ کے غلام بن جائیں گے اور اسلامی تشخص اور اقدار کو یوں پامال کریں گے۔ کیا اقبال کا شاہین اور تصور خودی یہی تھا؟ ہمیں نوجوان نسل کو ان سوالات کا جواب دینا ہو گا۔ اور ان سوالات کا جواب پیہم اور مسلسل عمل میں ہے۔ زبانی جمع خرچ سے کچھ نہیں بنے گا۔ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔ امریکہ اور روس اور دیگر مغربی ممالک ستاروں پر کمندیں ڈال رہے ہیں اور ہم ۴۴ سال سے زائد عرصہ گذرنے کے باوجود آج تک اپنی سمت اور منزل کا تعین بھی نہیں کر سکے۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

امریکہ میں روزانہ کے اخبارات پڑھتا ہوں تو یہ احساس شدید تر ہوتا جاتا ہے کہ یہ معاشرہ بھی بقول اقبال اپنے ہی خنجر سے خودکشی کا ارتکاب کر رہا ہے۔ کل ہی ایک اخبار میں پڑھا کہ پچھلے چند سالوں میں امریکہ میں خودکشی کی تعداد میں ۲۰۰٪ اضافہ ہوا ہے۔ اور اس بات پر تشویش کا اظہار تھا کہ معاشرہ کی نوجوان نسل میں خودکشی کی وارداتیں دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ نئی نسل شدید بے چینی کا شکار ہے اس بے چینی اور بے یقینی سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ لوگ نشہ اور جرائم میں پناہ لے رہے ہیں۔ اب ہیروئین اور اسی قماش کی دیگر درجنوں نشہ آور ادویات کا استعمال کثرت سے ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو سب سے عظیم اور متبرک تحفہ دیا ہے یعنی زندگی۔ یہ اب اسی کو فنا کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ایک سروے کے مطابق ان ممالک میں اسقاط حمل میں ۱۵۰٪ سے زائد ترقی ہوئی ہے۔ نئی نسل لذت پرستی کا شکار ہوتی جا رہی ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے سب کچھ داؤ پر لگائے ہوئے ہے۔ عطیہ خداوندی یعنی زندگی کو برباد کرنے کے لئے کیا کچھ ہوتا ہے۔ ذرا اس کا ایک نقشہ ذہن میں لائیں۔ نوجوان باہمی عیش و عشرت کے لئے کثرت سے مانع حمل ادویات کا استعمال کرتے ہیں اور پوری کوشش کرتے ہیں کہ اولاد پیدا نہ ہو۔ پھر جب غلطی سے یا قدرت کی طرف سے باوجود مانع حمل ادویات کے استعمال کے حمل ٹھہر جاتا ہے۔ تو نوجوان غیر شادی شدہ خواتین ڈاکٹروں کے پاس جا جا کر اسقاط حمل کرواتی ہیں اور یوں اس عطیہ خداوندی کو ضائع کرتی پھرتی ہیں۔ پھر جب باوجود ان احتیاطوں کے بچے پیدا ہو جاتے ہیں تو ان کی ظاہری جسمانی دیکھ بھال تو کی جاتی ہے لیکن ان کی روحانی تربیت کی طرف کوئی بھی توجہ نہیں دی جاتی اور ظلم تو یہ ہے کہ ایک حالیہ سروے کے مطابق ماں باپ کی طرف سے معصوم بچوں پر جنسی حملوں میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اسے Child abuse کا نام دیا گیا ہے۔ گھر جو بچوں کے لئے قدرت کی طرف سے حفاظت اور امن کا ایک قلعہ بنایا گیا ہے اور ماں باپ کو اس قلعہ کے نگہبان مقرر کیا گیا ہے۔ وہی ماں باپ ان معصوم بچوں سے جنسی بے راہ روی کا بہیمانہ اور وحشیانہ سلوک کرنے لگتے ہیں۔ اس پس منظر میں بچے جوان ہوں تو ان کے دلوں میں ماں باپ کی کیا قدر پیدا ہو سکتی ہے جنہیں قدم قدم پر ماں باپ کے ظلم و ستم کا شکار ہونا پڑا ہے۔ اس کا انجام طبعاً یہ ہوتا ہے کہ عالم پیری میں یہ بچے ماں باپ کی خدمت تو دور کی بات ہے۔ ان کو اپنے گھروں میں برداشت کرنے کو بھی تیار نہیں ہوتے اور انہیں Old Peoples Homes میں داخل کر کے ان سے یوں بے غم ہو جاتے ہیں۔ گویا والدین اس دنیا سے ہی رخصت ہو گئے ہیں۔

محترم سیفی صاحب! یہ ایک لمبی داستان ہے۔ اس مغربی معاشرہ نے لوگوں کو معاشی استحکام تو کسی حد تک نصیب کر دیا ہے۔ لیکن دن بدن اس کی کوکھ سے وہ عفریتیں جنم لے رہی ہیں جو عنقریب اس معاشرہ کو خس و خاشاک میں ملا دیں گی۔ رنگ و نسل کا امتیاز۔ کالوں سے بہیمانہ سلوک۔ جنسی بے راہ روی کے نتیجہ میں AIDS جیسی خوفناک وبا۔ زناکاری میں جانوروں سے بدتر زندگی۔ لذت پرستی اور خود غرضی کی انتہاء نشہ آور ادویات کی کثرت۔ حرامی بچوں کی روز افزوں افزائش غرض کس کس بیماری کا تذکرہ کیا جائے۔ جو تہذیب کو لاحق ہو چکے ہیں۔

افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہمارے وہ لوگ جو نقل مکانی کر کے ان ممالک میں آ بسے ہیں۔ اور اچانک دولت کی چکاچوند نے ان کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا ہے۔ وہ بے سوچے سمجھے اس تہذیب کو سینے سے لگا رہے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ انکی آئندہ نسلوں کی ترقی کا راز اسی میں ہے کہ مغرب کی ہر بات کی تقلید کریں۔ اور مشرق کی ہر قدر کو ایک بیکار چھلکے کی طرح پھینک دیں۔ مغرب کی بے پردگی اور آزادی نسواں نے ہماری ایشیائی خواتین کو ایسا مرعوب کیا ہے کہ وہ مغرب سے دو قدم آگے بڑھ رہی ہیں اور یہ نہیں سمجھتیں کہ مغرب کی مادر پدر آزادی نے ان کو جن بیماریوں میں مبتلا کیا ہے۔ مغرب کی راہ پر چلنے سے بھی یہ ضرور اس کا شکار ہوں گی

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ امامت احمدیہ کی برکت سے جماعت احمدیہ کے افراد عموماً ان بیماریوں سے پاک ہیں اور امامت ایک لائٹ ہاؤس کا کام دے رہی ہے خط لمبا ہو گیا ہے۔ لہٰذا اب ختم کرتا ہوں۔

بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

کابل نے آپ کی نعش مبارک اٹھائی تو اس میں سے کستوری کی خوشبو کی مانند مہک آ رہی تھی۔

مولانا ناز صاحب نے کہا اے احمدی! آپ کے لئے اس میں یہ پیغام ہے کہ آپ فاستبقوا الخیرات کے اصولوں پر عمل کر کے اپنی بھرپور قربانی خدا کی راہ میں پیش کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے اعمال کو بھی اپنی رضا کی خوشبو سے بھر دے گا۔

دعا کے سوا کوئی حل نہیں

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ہم تو پہلے بھی دعائیں کرنے والے لوگ ہیں۔ لیکن آج کی دنیا میں ان حالات کے پیش نظر ....میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دعا کے سوا آج ان دنیا کی امراض اور امت مسلمہ کی امراض کا کوئی چارہ نہیں۔ اور اہل مغرب کے لئے بھی دعا کریں کہ خدا ان کو عقل دے

(الفضل ۱۵۔ ستمبر ۱۹۹۰ء)

• بیکری • مشروبات اور واشنگ پوڈر
گھریلو ضروریات کیلئے خود گھر پر ارزاں بنائیں۔
بیکری کیلئے: بیکنگ پوڈر۔ ایسنز۔ خستہ۔ ناریل پوڈر۔ کوکو پوڈر وغیرہ۔
مشروبات کیلئے: فوڈ کلرز۔ ایسنز۔ سٹرک ایسڈ وغیرہ۔
واشنگ پوڈر کیلئے: تنسا پوڈر۔ لیسا پول۔ خوشبو و دیگر اشیاء۔
خط لکھ کر یا بذریعہ وی پی پی گھر پر منگوائیں
مشورہ مفت جوابی لفافہ سے حاصل کریں۔
نوٹ: بہترین غیر ملکی معیار کے مطابق **شیمپو** بھی دستیاب ہے۔
نصیر برادرز صابن بازار فیصل آباد
فون: دکان: ۲۸۳۱۵ رہائش: ۴۸۳۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو ۱۷؍اگست کو ہوگا

جماعت کے ایسے ذہین ۔ ہونہار ۔ دین کی خدمت کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہیں وہ درج ذیل امور کی طرف توجہ فرمائیں۔

۱۔ امسال بھی میٹرک کے نتائج کی وجہ سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو دو دفعہ لینا تجویز کیا گیا تھا۔ صوبہ پنجاب کے اُمیدواران کا انٹرویو مورخہ یکم جون ۱۹۹۱ء کو لیا گیا ہے ۔ دیگر صوبہ جات (صوبہ سندھ ۔ سرحد ۔ بلوچستان) کے امیدواران کا انٹرویو ۱۷؍اگست ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ بوقت سات بجے صبح ہوگا ۔

۲۔ صوبہ پنجاب کے جو امیدواران کسی وجہ سے پہلے درخواست نہیں دے سکے یا انٹرویو کے لئے حاضر نہیں ہو سکے وہ بھی درخواست دے کر انٹرویو کے لئے ۱۷؍اگست ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ بوقت سات بجے صبح تشریف لائیں ۔

۳۔ امیدواران اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو جلد ارسال فرمائیں ۔ انٹرویو سے پہلے (یکم اگست تک) درخواست کا دفتر میں پہنچنا ضروری ہے ۔

۴۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اُصولاً امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے ۔ ایف اے کیلئے عمر ۱۸ سال اور بی اے کے لئے عمر ۲۰ سال کی حد مقرر ہے ۔

۵۔ انٹرویو کے وقت سکول/کالج کا اصل سرٹیفکیٹ اور اس کی دو عدد فوٹو کاپی اور مقامی جماعت کے صدر کی تعارفی چٹھی ساتھ لانا ہوگی ۔ درخواست دہندگان کو انفرادی طور پر بھی اطلاع کر دی جائے گی ۔

۶۔ امیدواران روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں ۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں ۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

محترم مولوی محمد اشرف ناصر صاحب کی نماز جنازہ

محترم مولوی محمد اشرف ناصر صاحب کی میت اتوار کے روز ربوہ پہنچ رہی ہے ۔ اتوار کو ہی جنازہ متوقع ہے ۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

ناک سے متعلقہ جملہ بیماریاں ۔ پراسٹیٹ کے غدود کا بڑھ جانا ۔ بغیر آپریشن ”جرمن ہومیو علاج“ مؤثر اور کامیاب ترین ہے ضرور آزمائیں
اوقات کار : شام ۳۰ : ۵ تا ۳۰ : ۸
تعطیل : اتوار
عزیز ہومیو پیتھک سٹور
یونیورسٹی روڈ ۔ رحمان کالونی ۔ ربوہ
فون ۴۱۴

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
فون ۶۸۵۵۱۱
پروپرائیٹرز
میاں عبد اللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

ملکی خبریں

○ لاہور سے فیصل آباد جانے والی بس میں شاہدرہ موڑ پر ایک بم کا دھماکہ ہوا جس سے ۹ افراد زخمی ہو گئے۔ بس میں آگ لگ گئی بس اور چھت پر پڑا ہوا سامان جل کر راکھ ہو گیا ۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پاکستان کے خلاف اپنی سرزمین استعمال کرنے والے ملک سے ہماری کھلی جنگ ہو گی ۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ہم ایٹمی تنصیبات کو درپیش ہر خطرے سے نبٹیں گے ایٹمی پروگرام پر کوئی سودے بازی نہیں ہو گی ۔

○ پیر پگاڑا اور نوابزادہ نصر اللہ خان نے پاکستان قومی اتحاد کی بحالی کا اعلان کر دیا ہے ۔

○ پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے آزاد کشمیر کے چیف ایگزیکٹو سردار اشرف خان کا راستہ روک لیا ۔ ایک شخص گرفتار ہو گیا ۔ پولیس نے لاٹھی چارج سے اشرف خان کو راستہ دکھایا ۔

○ پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ اذانیں دینے کا وقت آگیا ہے اس سال لوگ ساون کے جھولے نہیں جھولیں گے ۔

○ سردار قیوم کو آزاد کشمیر کا وزیر اعظم اور سردار سکندر حیات کو آزاد کشمیر کا صدر نامزد کر دیا گیا ہے ۔

○ ضلع راجن پور کے ۱۰۰ سے زیادہ دیہات زیر آب آگئے ۔

○ سردار گل محمد خان جوگیزئی کو بلوچستان کا گورنر مقرر کیا گیا ہے وہ تیونس میں سفیر اور وفاقی وزیر بھی رہ چکے ہیں ۔

○ کراچی کے علاقہ پیر آباد میں نامعلوم مسلح افراد نے ایک مکان سے زبردستی ایک عورت ۔ دو بچیوں اور ایک نوجوان کو اغواء کر لیا ۔ بعد میں نوجوان کو ذبح کر کے اس کی نعش نالے میں پھینک گئے ۔ پورے علاقے میں خوف وہراس پھیل گیا ہے ۔

○ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ نے پی ڈی اے کے ارکان کو اپنی مخلوط حکومت میں شمولیت کی دعوت دی ہے ۔

○ سوات کے ایک گاؤں میں آسمانی بجلی گرنے سے سات افراد ہلاک ہو گئے ۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان ۔ ملک غلام مصطفیٰ کھر اور میاں زاہد سرفراز نے اپنی الگ الگ پریس کانفرنسوں میں موجودہ حکومت کے فوری مستعفی ہونے اور ملک میں قومی حکومت کے قیام کا مطالبہ کیا ہے ۔

”یہ دُنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ کوششیں کی جاتی ہیں کہ گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں“۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں ۱۳ ؍جولائی کو یوم شہدائے کشمیر منانے سے روکنے کے لئے بھارتی حکومت نے فوج کی ایک بڑی تعداد مقبوضہ کشمیر بھیج دی ہے ۔ یہ دن ۱۳ ؍جولائی ۱۹۳۱ء کو کشمیریوں پر ڈوگرہ فوج کی وحشیانہ فائرنگ سے ہلاک ہونے والے کشمیریوں کی یاد میں سالہاسال سے منایا جا رہا ہے ۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج اور اس کے ٹھکانوں پر حریت پسندوں نے حملے تیز کر دیئے ہیں ۔ سری نگر ۔ ہٹ گام ۔ اور اسلام آباد میں مختلف جھڑپوں کی اطلاعات ملی ہیں ۔

○ بین الاقوامی کشمیر کانفرنس واشنگٹن میں شروع ہو گئی ہے ۔

○ سلامتی کونسل کے پانچ ممالک نے عراق کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے دو ہفتوں کے اندر اندر اپنی ایٹمی تنصیبات کی مکمل فہرست فراہم نہ کی تو اسے سنگین نتائج کے لئے تیار رہنا چاہیئے ۔ امریکہ نے عراق کے خلاف طاقت استعمال کرنے کی دھمکی دی ہے ۔ عراق نے اس سے پہلے جو فہرست سلامتی کونسل کو فراہم کی ہے امریکہ نے اسے ناقابل قبول اور نامکمل قرار دیا ہے ۔

○ شمالی عراق سے اتحادی فوجوں کی واپسی شروع ہو گئی ہے ۔ یہ فوجی مئی میں کردوں کی حفاظت اور سلامتی کے لئے وہاں گئے تھے امریکیوں نے کہا ہے کہ اگر عراقی اقدامات سے ان کو خطرہ لاحق ہوا تو اتحادی سٹرائیک فورس اپنا کردار ادا کرے گی ۔

○ عراق کی امداد کے لئے اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے پرنس صدر الدین نے کہا ہے کہ عراق کو اپنے وسائل سے خوراک اور ادویات خریدنے کی اجازت دی جائے کیونکہ اقوام متحدہ زیادہ دیر تک یہ اشیاء فراہم کرنے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی ۔

○ ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے کہا ہے کہ امریکہ نے مشرق وسطیٰ میں اسلحہ پر پابندی کا جو منصوبہ بنایا ہے وہ امریکہ کے مذموم مقاصد کا آئینہ دار ہے ۔ انہوں نے کہا کہ صرف مشرق وسطیٰ کے علاقے کا اس کام کے لئے انتخاب انتہائی قابل اعتراض ہے ۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا اسرائیل پر بھی اس کا اطلاق ہو گا ۔